سوال

(264) شفعہ کن حالات میں جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بر منگھم سے محمد اسلم اور ارشاد لکھتے ہیں آپ قانون شفعہ پر شریعت کے مطابق روشنی ڈالیں کہ اسلام میں شفعہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کس کو اور کن حالات میں شفعہ اسلام میں کتنے عرصہ تک کرنا جائز ہے۔ کچھ دن یا مہینے یا سال تک؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شفعہ شریعت میں اس حق کو کہتے ہیں جو کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے مقابلے میں کسی غیر منقولہ جائیداد کو خریدنے میں رکھتا ہے۔ غیر منقولہ جائیداد میں زمین' مکان' دکان' کنواں' اور تالاب وغیرہ شامل ہیں۔ اسلام میں شفعہ درج ذیل تین آدمیوں کے لئے کرنا جائز ہے۔

۱۔ شریک: وہ شخص جو کسی دوسرے آدمی کی زمین یا مکان میں شریک ہے اور وہ جائیداد تقسیم نہیں ہوئی ایسی صورت میں اگر وہ شخص اپنے حصے کی جائیداد فروخت کرتا ہے تو اس کے دوسرے ساتھ کو یہاں شفعہ کا حق حاصل ہے یعنی عدالت میں یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ میں اس جائیداد کو خریدنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں کیونکہ میں اس میں شریک ہوں۔

۲۔ خلیط: وہ شخص ہے جو کسی جائیداد کے مالک کے ساتھ شریک تو نہیں لیکن بعض مشترکہ چیزوں میں وہ دونوں ایک طرح کا حق رکھتے ہیں مثلاً دونوں کا راستہ ایک ہے' پانی مشترک ہے۔ ان میں سے اگر ایک جائیداد فروخت کرتا ہے تو دوسرے کو اس کے خریدنے کا زیادہ حق ہے۔ کوئی غیر شخص خریدے تو یہ شخص اس کے خلاف حق شفعہ کا دعویٰ دائر کرسکتا ہے۔

یہ دونوں صورتیں تو متفق علیہ ہیں۔ ان میں کوئی اختلاف نہیں لیکن تیسری شکل میں اختلاف ہے۔

۳۔ جار: یعنی پڑوس کی وجہ سے کسی کو شفعہ کا حق حاصل ہوجائے۔ مثلاً دونوں کی زمین ایک دوسرے سے متصل ہے' مکان ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں تو یہاں پڑوسی کو دوسروں کے مقابلے میں خریدنے کا استحقاق ہوگا لیکن علماء کے نزدیک جب رسول اکرم ﷺ نے یہ فرمایا کہ

''الشفعة فی کل مالم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة۔'' (فتح الباري ج ۵ کتاب الشفعة باب الشفعة فی کل مالم یقسم ص ۱۹۲ رقم الحدیث ۲۲۵۷)

''یعنی شفعہ تو اس غیر منقولہ جائیداد میں ہے جو شرکاء میں تقسیم نہیں ہوئی۔ جب حدود متعین ہوجائیں اور راستے مختلف ہوجائیں تو پھر شفعہ کا حق نہیں''۔

تواس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب جائیداد تقسیم ہوجائے اور راستے بھی الگ الگ ہوں توپھر شفعہ کا حق باقی نہیں رہتا جب کہ دوسروں کے نزدیک پڑوسی کو محض متصل ہونے کی وجہ سے شفعہ کا حق مل جائے گا۔

جوجائیداد مسجدیاکسی مذہبی اورخیراتی ادارے کےلئے وقف کی گئی ہواس میں حقہ شفعہ نہیں ہوگااسی طرح جوجائیداد حکومت کسی قانون کے تحت حاصل کرے اس میں بھی حق شفعہ نہیں ہوگا۔

جہاں تک شفعہ کے وقت کا تعلق ہے توجوآدمی موجودہواسے جونہی اس جائیداد کے فروخت ہونے کا علم ہوتواسے فوراًشفعہ کردینا چاہئے یا گواہ بنا کر حق شفعہ کا دعویٰ دائرکرنے کا اعلان کردینا چاہئے اور جو شخص غیر حاضر ہے یا اسے اس سودے کا علم نہیں ہوا تو اسے جب پتہ چلے یا جب وہ واپس آئے تو اسے شفعہ کا حق حاصل ہوگا۔ اگر علم ہونے کے باوجود اس نے نہ دعوی کیانہ گواہوں کے سامنے اعلان یااس خواہش کا اظہار کیاکہ وہ حق شفعہ کرے گا توبعد میں ایسے شخص کوحق شفعہ حاصل نہ رہے گا اسے علم ہوتے ہی فوراًاپنے ارادے کا اظہار کرنا چاہئے تھا۔ شفعہ کے حق کے تبصرے میں اصل بنیادوہ حدیث ہے جوہم نے اوپر بیان کی ہے۔

پاکستان میں حق شفعہ کے سابقہ قوانین شریعت اسلامیہ کے مطابق نہ تھے۔ ایک انگریزحکومت کے زمانے کا قانون تھایعنی حق شفعہ پنجاب مجریہ ۱۹۳۱ء کاایکٹ نمبر ۱۔ دوسراشفعہ شمالی مغربی سرحدی صوبہ مجریہ ۱۹۵۰ء کاایکٹ نمبر۱۴۔

اب موجودہ حکومت نے شفعہ کا آرڈر مجریہ ۱۹۸۰ء جاری کیا ہے جواسلامی مشاورتی کونسل نے شریعت اسلامی کی روشنی میں تیارکیا ہے اس کے نفاذ کے ساتھ ہی پہلے تمام قوانین اورایکٹ جوشفعہ کے بارے میں تھے وہ منسوخ کردیئے گئے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص560

محدث فتویٰ